مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۸ء

قسط (۱۸)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ'تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں............... (مرتب)

مناجات حضرت مولانا نانوتویؒ

الٰہی غرق دریائے گناہم تو میدانی وخود ہستی گواہم
گناہے بے عدد را بار ہستیم ہزاراں بار توبہ ہا شکستیم
حجاب مقصدم عصیان من شد گناہم موجب حرمان من شد
بآں رحمت کہ وقف عام کردی جہاں را دعوت ایماں کردی
نمیدا نم چرا محروم ماندم رہیں ایں چنین مقسوم ماندم
گدا خود را ترا سلطان چو دیدم بدرگاہ تو اے رحماں دویدم

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

منتخب اشعار سوانح قاسمی

ے بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیاز مندے	کہ بوقت جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی
ے عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد	اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست
ے مارا وداع کرد دل وعقل ہرچہ بود	الاسرنیاز برآں آستاں کہ بود
ے بخدا کہ سینہ ام رابشگاف وجاں برون کن	کہ درونِ خانہ تودگرے چہ کار دارد
ے خسرو زغمت عناں نہ تابد	تا مرکب عمر سرنیائد
ے اندیشہ بھی جس حال کا اندیشہ جاں تھا	آنکھوں سے اسی حال کو میں دیکھ رہا ہوں
ے ہرآنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید	زجام دہر مئے کل من علیھا فان
ے چراغے کہ بیوہ زنے برفروخت	بسے دیدہ باشی کہ عالم بسوخت
ے شاہوں کے مقبروں سے الگ مجھ کو گاڑیو	ہم بے کسوں کو گورغریباں پسند ہے
ے مٹی میں کیا سمجھ کے دباتے ہو دوستو	گنجینہ علوم ہے یہ گنج زر نہیں

حضرت علی میاں کی کتاب ''مذکرات السائح لشرق العربی'' کا مطالعہ اور تاثرات:

اطالع مذایام عدیدیۃ کتاب نفس انیق للاستاذالعالم الفاضل الادیب البھی الزکی داعی الدعوۃ الاسلامیۃ مولاناالشیخ ابوالحسن علی الحسنی الندوی وکیل ندوۃ العلماء بالھند' وھی من مذاکراتہ القیمۃ اعجب بھا الدعاۃ للاسلام۔

المولف الفاضل ارتحل من الھند۔۔۔ فی ربوع الشرق العربی والاسلامی فی مصر والسودان والشام والحجاز وھو یتحمل صعوبات السفر راض بھذا العناء سعیدبہ۔۔۔

داعیا الی اللہ ودینہ والاسلام وعزتہ ومجدہ نعم لاشک ان الکتاب العظیم "مذکرات السائح فی الشرق العربی وھو کما قال الدکتور محمد یوسف مرسی فی مقدمتہ یشتمل علی مذکرات یجدفیھا القاری حیویتہ رائقۃ وروحانویۃ متحررۃ من ارھام الماضی والحاضر ' ودعوۃ قویۃ لاعادۃ بناء الامۃ الاسلامیۃ علی متینۃ من الاسلام وتقالیدہ الصحیحۃ کما یجد فیھا رایہ واضحاً صریحا فی کل مارأی وشاھد۔

وتدعو العرب والمسلمین جمعیاً الی تدبر ھا والافادۃ منھا۔ ومن سعادتی ان النسخۃ اللتی اطالعھا امضی علیہ المصنف النبیل واھد اھا الی الاستاذ الشیخ سیاح الدین کاکا خیل۔ ومن فضل الاخ العزیز عبدہ کاکاخیل تیسر لی مطالعتھا۔

ہند سے مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خط اور اس کا جواب:

۶:فروری۔ کتبت رسالة الی فضیلة الشیخ مولانا عبدالحنان الهزاروی فی جوابه الذی بعث من دلهی عاصمة الهند اهنّئه بتشرفه بزیارة قبر الشیخ المدنی قدس سره وهو ضریح مبارک هنیئاً لمن سعد بهذا المجد والشرف وفی تربتهٖ للزائر سکون وطمانیة ذهب الموصوف الی دیوبند۲۸ جنوری ثم ذهب الی دلهی مرکز جمعیة العلماء هند وارسل من هنا مکتوباً باسم الوالد مدظله جواب الرسالة التمس منه ان یشرک فی الحفلة السنویة لجمعیة الطلبه الحقانیة التی تنعقد فی اوئل شعبان ان شاء الله تعالیٰ وطلب منه التذکر فی الدعوات بمرقد الشیخ المرحوم۔

پشاور میں جمعیۃ العلماء' جماعت اسلامی اور تحفظ ختم نبوت کے مراکز کا معائنہ اور جمعیۃ الطلبہ حقانیہ کا اشتہار بنانا:

۷رفروری: سافرت الی بشاور وصلیت الجمعة فی مسجد قاسم علی خان خلف المفتی عبدالقیوم بوبلزئی ولمّا کنت اخرج من المسجد فاجأنی اخی العزیز۔ ففرحت بهذا المصادفة وبعد الساعة الثالثة حظنا مرکز الجماعة الاسلامی ولاقینا مع اعیان الجماعة ثم ذهبنا الی مقر "تحفظ ختم نبوت' و مرکز جمعیة العلماء اسلام و مکثنا فی کل ذلک من المراکز الدینیة مکثاً قلیلا وتواضعوانا بالشائی وحین اللقاء والمصادفة بالسرور والترحیب۔ لاقینا مساءً مع بعض اخلاء نا واصدقا ئنا خصوصاً حکیم عبدالحق عرف علامه ترنگ زئی فی ذلک الیوم لاقینا الکاتب لطباعة برنامج السنوی لجمعیة الطلبة الحقانیة واعلان الحفلة العظیمه السنوی وان یطبعها

زیارت کا کا صاحب کا سفر اور مولانا عبدالحق نافع گل صاحب اور مولانا تقویم الحق کیساتھ علمی نشست:

۱۳رفروری: بندہ برادرم مولانا شیر علی شاہ صاحب کے ہمراہ زیارت کا کا صاحب گیا غرض "یوم چراغان" کی تقریب میں بعض اصدقا سے ملاقات اور تفریح ہی تھی۔ظہر کے وقت جناب میاں اکرم شاہ صاحب کے دولت کدہ میں برادرم اشفاق اور انوارالحق وغیرہ کیساتھ چائے پی اور پھر قدرے آرام کیا۔عصر کے بعد مولانا المحترم مشفق محمد عبدالحق نافع زیدمجدھم کی ملاقات کیلئے انکے دولت خانہ پر حاضری دی' نہایت خلوص اور بزرگانہ شفقت کے ساتھ ملے' دیر تک توجہ دی۔مولانا تقویم الحق کا کاخیل فاضل دیوبند سے بھی کچھ دیر بعد ملاقات ہوئی۔مولانا نافع گل صاحب اور تقویم الحق کا کاخیل صاحب کے حکم اور اصرار پر رات وہیں ٹھہرا۔عشاء تک برادرم تقویم الحق کی رفاقت میں میلہ اور زیارت کی سیر کی۔

مکتوبات شیخ الاسلام کا مطالعہ: عشاء کے بعد مولانا تقویم الحق کی عنایت سے مکتوبات شیخ الاسلام جلد ثانی سے محظوظ ہوا۔طویل' کٹھن انتظار اور سخت جدوجہد کے بعد اپنے شیخ کے علوم و معارف کے اس گنج گرانمایہ اور متاع دارین سے بہرہ ور ہوا تھا' اس لئے رات گئے ۱۲ بجے تک مولانا المحترم کی بیٹھک میں سرسری مطالعہ کرتا رہا۔مجدد الف ثانیؒ کے بعد امام العصر مولانا مدنیؒ کے مکتوبات خالدہ ہی ایک ایسا عظیم معدن علوم وحکم ہے جس سے دل و دماغ کو سکون وجلاء سرسری نگاہ سے بھی حاصل ہوجاتی ہے۔رحمہ اللہ علی مرتبہ الفاضل نجم الدین اصلاحی کہ اس نے ملت اسلامیہ پر اس کے جمع وتدوین فرمانے سے ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔مقدمہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کا ہے' طویل معلومات افزاء فٹ نوٹ مولانا نجم الدین اصلاحی کے ہیں۔

اسیر مالٹا مولانا عزیرگل اور انکے فرزند: اس کمرہ آرام میں ایک رفیق برادرم ظہیر ہیں جو سیدنا المحترم مولانا عزیرگل کے فرزند اور حضرت شیخ الہند کے نواسے اور مولانا عبدالحق نافع کے بھتیجے ہیں وہ کافی وقت سے میرے ساتھ بہت احترام اور عقیدت سے پیش آتے رہے لیکن ان کی سادگی کے بناء پر میں نے رات کی گفتگو سے انہیں پہچان لیا' پھر کیا تھا میں نے ان کے اولوالعزم والد مولانا عزیرگل اور شیخ الہندؒ کے متعلق گفتگو چھیڑ دی کہ یہ موقع غنیمت ہے۔ بھائی ظہیر نیک اور سادہ ہیں' اپنے والد کریم سے انہوں نے کماحقہ فائدہ نہیں لیا اور ان کے رموز واسرار سے ناواقف ہیں۔ پھر بھی مولانا عزیرگل کی خانگی زندگی صفات اور خصائل کے متعلق کافی معلومات حاصل ہوئے۔صبح کے بعد بزرگوارم مولانا المحترم عبدالحق نافع کیساتھ ۷ سے لیکر ۱۰ بجے تک مجلس رہی۔مولانا نافع صاحب ایک عجیب شخصیت' بزرگانہ شان کے ساتھ محبانہ اور مشفقانہ انداز میں گفتگو کرتے رہے' ان کے ساتھ بھی اکابر دیوبند' شیخ الہندؒ' تحریک شیخ الہند' شیخ الاسلام مدنیؒ' دارالعلوم دیوبند' کے ساتھ ان کے روابط' مولانا عزیرگل اور دیوبند کی موجودہ حالت وغیرہ گوناگوں نادر قیمتی موضوعات پر معلومات افزا گفتگو رہی۔ میں ناچیز خوش قسمت ہوں کہ آپ نے مجھے حضرت شیخ الاسلام کا آخری مکتوب اور بعض دیگر نادر قیمتی مکتوبات بھی دکھلائے اور نہایت محبت اور شفقت کے ماحول میں ملے اور ہر طرح کی توجہ فرمائی۔

علامہ فراہی کا تذکرہ غلط فہمی تکفیر سے رجوع: میں نے علامہ حمید الدین ''فراہی'' کے زیر بحث آنے پر پوچھا کہ کیا واقعی وہ منکر حدیث جیسے ہیں تو کہنے لگے کہ ''جیسے'' کا کیا مطلب ہے' وہ تو ہیں ہی سخت منکر حدیث اس سلسلہ میں فرمایا کہ اولاً سارے اکابر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہ نے انکی تکفیر کی جب حضرت شیخ کو ان کا فتویٰ پیش ہوا۔تو آپؒ نے فرمایا کہ جب تک مجھے خود تسلی وتشفی نہ ہوئی ہو میں دستخط نہیں کرسکتا' مولانا سید سلیمان ندوی جو فراہی کے شاگرد تھے' انہوں نے مولانا شبیر احمد صاحب ودیگر اکابر کی خدمت میں عریضے لکھے اور انہیں اس بات کی یقین دہانی کرانے کی کوششیں کیں کہ یہ تکفیر غلط فہمی کی بناء پر کی گئی ہے' اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ مولانا شبیر احمد نے تکفیر

کے فتویٰ سے رجوع کرتے ہوئے فراہی کی تفسیق فرمائی۔

مولانا عبیداللہ سندھی اور موطا امام مالکؒ: خود مجھے مولانا عبیداللہ سندھی نے دیوبند میں موطا امام مالک کی تعریف میں فرمایا کہ نافع (مولانا نافع گل صاحب) میں موطا امام مالک کو مکہ مکرمہ میں فراہی سے منوا چکا ہوں' اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ موطا منوائی گئی۔ ورنہ وہ احادیث کو مانتے نہ تھے' بعد میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولانا سندھی کے اقوال کا اس بارہ میں تاویل وغیرہ کردیں۔ مولانا سندھی' شاہ ولی اللہ کی کتابوں کے خصوصاً شرح موطا کے گرویدہ تھے۔

قاضی زین العابدین اور قاضی انوار الدین:

یکم جنوری: مولانا قاضی زین العارفین جو نہ صرف اکوڑہ بلکہ علاقہ بھر کے قاضی تھے' انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا خاندان مغلیہ دور سے قضاء کے منصب پر فائز رہے۔ وہ عیدگاہ میں عیدین پڑھاتے رہے۔ ان کی جگہ پر قاضی انوارالدین جو کہ ان کے فرزند ہیں' کی دستار بندی کی گئی جن کی تعلیم و تربیت حضرت والد ماجد نے حقانیہ میں کی۔ موصوف مرحوم کو دارالعلوم اور عیدگاہ کے جوار میں دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ وارضاہ۔

متفرق اہم امور:

۴؍جنوری: ترمذی شریف میں ابواب الزکوٰۃ شروع ہوا۔

۶؍جنوری: کشاف الدین برادر عثمان الدین استاد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون' جو دادا مرحوم کے تجارتی کاروبار میں شراکت دار تھے۔

۸؍جنوری: لاہور میں بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کانوکیم) ختم ہوا۔ یہ مجلس مذاکرہ ۲۹؍دسمبر کو شروع ہوئی جس میں مشرق وسطیٰ' یورپ' ماسکو' برصغیر پاک و ہند کے مندوبین نے شرکت کی اور مقالے پڑھے۔

۹؍جنوری: قاہرہ اسلامک کانگرس نے شیخ الاسلام کی وفات پر اظہار تعزیت کی ہے۔

- مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ ہوا' ملزم محمد شریف گرفتار کیا گیا' مولانا اس حملہ میں بال بال بچ گئے' یہ ایک منظم مسلکی سازش تھی جس کا سلسلہ ایک عرصہ سے پاکستان میں شروع ہوچکا ہے۔

فضلاء دیوبند کا عظیم الشان کانفرنس منعقد کرانے کا اعلان:

جمعہ ۱۰؍جنوری: قال مدير العام لدارالعلوم ديوبند قاری محمد طيب قاسمی فی لكهنو أن الحفلة العظيمة لأبناء ديوبند ينعقد فی ابريل 1959ء ان شاء الله تعالیٰ وقال ايضا تكون الندوة ندوةً العالميه الاسلاميه ويحضر فيه أجلاء العصر' وأعيان علماء العالم - ويستفيض الحفلة والمسلمون بتحقيقاتهم العالية و المحاضرات العلمية الأنيقه فنرجو الله انجاح الحفلة العظيمة وأن يستفيد العالم بفوائدها

مقدمہ کراچی کے آخری اسیر کا انتقال: (الجمعیۃ: بترجمۃ سمیع الحق)

مات فی تلك الأسبوع أسیر مقدمة كراتشی پیرغلام المجدد السرهندی وكان من بقایا هذه المقدمة الذی ارتحل بعد وفاة الشیخ الإمام المدنیؒ وكان الامام المدنی أول من كان أفتی بتحریم التجنید العسكری فی جیوش الإنجلیز فقامت علیه مقدمة كراتشی وحُبس فیها الشیخ المدنی ' والشیخ محمد علی جوهر' والشیخ پیر غلام المجدد السرهندی والشیخ شوكت علی رحمهم الله تعالیٰ كانوا مجاهدین فی سبیل الله فوا أسفا بانتقالهم إلی الأخرة

۱۱؍جنوری: مفتی سرحد پوپلزئی صاحب پر حملہ کی مذمت میں ملک بھر میں احتجاج ہوا۔دارالعلوم حقانیہ نے بھی احتجاج میں حصہ لیا۔

۱۲؍جنوری: ترجمان القرآن میں تفسیر سورۃ یوسف کا مطالعہ ختم ہوا۔

۱۴؍جنوری: طالعت ترجمان القرآن لسورۃ التوبۃ۔

مولانا شوکت احمد کی وفات:

۱۵؍جنوری: دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر نوجوان ' خوش خلق اورذہین فاضل مولانا شوکت احمد صاحب اپنے گاؤں پیرآباد مردان میں صبح 3 بجے ناگہانی طور پر انتقال فرماگئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون بعدازظہر 3 بجے نماز جنازہ ہوا۔نہایت قابل' ذکی خلیق ملنسار عالم وفاضل انسان تھے' دوڈھائی سال دارالعلوم میں تعلیم حاصل کی خدا ان کے مرقد کو بقع انوار بنادے۔امین۔ ع حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے

فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ عربیہ رستم میں مدرس رہے اوراسکے بعد مدرسہ عربیہ ہوتی مردان خیر المدارس میں خدمت تدریس انجام دیتے رہے۔

۱۶؍جنوری: دارالعلوم میں مولانا شوکت احمد مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے اجتماعی طور پر ختم کلام پاک کیا گیا۔

شیخ التفسیر مولانا طاہر پنج پیر کا توحید کے موضوع پر خطاب:

انعقد اللجنة الاسبوعیه لجمعیة الطلبه الحقانیة حسب العادة فی "دارالحدیث"وكان من خصوصیته ان الفی فیه الاستاذ الشیخ مولانا محمد طاهر صاحب شیخ التفسیر بموضع پنج پیر خطابا علمیًا تحقیقیا بسیطا علی دقائق التوحید والشرك ومصادفة الحق والباطل واوضح فی اضواء التاریخ من مبدء العالم منازعة ابلیس مع المؤمن واهل الشرك والتوحید وقال ان المسلمون اكثرهم ولاسیما فی هذا الاوان یرتكبون البدع و یتلبسون الحق بالشرك والجهل اعاذنا الله تعالیٰ وكان خطابه العلمیة الانیقة نافعاً وكاملا فی موضوعه مفیداً للطلبة ویدل علی سعة نظره فی بحث التوحید الذی هو صفة امتیازه

اپنے استاذ محترم مولانا عبدالغفور سواتیؒ کی اولاد کے بارے میں نیک تمنائیں

۱۹/جنوری: أرسل الأخ العزيز عبدالشكور سلمه الله تعالىٰ خلف سيدى وأستاذى الشيخ عبدالغفور قدس الله سره العزيز رسالة عن أحواله ويشكومنى بتأخير الجواب' اللهم انهم أبناء شيخى فاحفظهم بالسلامة والعافية' واجعلهم خلفاء صادقين لاستاذى المرحوم' وأن يخدمو الدين القويم كما يتمناه شيخنا

متفرقات:

- وصل رسالة السيد أزهر شاه قيصر" يخبر عن مرض والدته زوجة امام العصر سيد انور شاه كشميرى ويعتذر عن عدم إرسال الكتب من الهند'
- وصل مكتوب الشيخ "مبارك على حفظه الله ورعاه نائب المدير العام ب " دارالعلوم ديوبند" يعزّى الشيخ المدنى إلى والدى المكرم ويذكر انه مريض مرتاض من ايام فنرجوالله ان يشفيه شفاء عاجلاً
- ۲۰/جنوری: طالعت المجلة الشهرية "التمدن الاسلامى" مجلة زاهرة غراء تصدر من "دمشق" يثلج به الصدور ويقرّبه العيون
- واطالع رسالة "الاسلام ودعوته" لاستاذ مسعود الندوى" يتعارف المصنف فى هذه الرسالة الجماعة الاسلامية ودعوتها وأهدافها والرسالة مقتطفة من كتابه المفصل " تاريخ الدعوة الاسلامية فى الهند"

وتيسّرلى مطالعتهما بعناية الصديق المحترم عزيز الرحمن الحيدرى وكذا كتاب الاستاذ ابى الاعلى المودودى حديث و قرآن

مولانا شوکت فاضل حقانیہ اور مولانا گل بادشاہ کے فرزند کے انتقال پر تعزیت کیلئے جانا:

ذهبنا إلى تعزية الشيخ شوكت احمد (پیرآباد مردان) مع والده عبدالاحد وقت الصباح مع الشيخ سلطان محمود ناظم دائرة الاهتمام ' وكان سفرنا إلى بلدة نوشهره بالدراجة ' ثم إلى بلدة مردان بالاوتوبيس ثم إلى موضع پیرآبادبالدراجة ' وهذه القرية بمسافة سبعة أميال' من "مردان" وصلينا الجمعة فى پیرآبادثم تعزينا الشيخ عبدالأحد والد الشيخ الفاضل المرحوم ثم زرنا مرقده مع رفقة وطائفة من قرنائه ' وأخيه' ثم عُدنا بالدراجات وقطعنا النهر (كلپانى)بالسفينة ' ورجعنا وقت الغروب الى "مردان" ثم ذهبنا الى موضع "سواڑيان "لنعزى الشيخ الاستاذ مولانا گل بادشاه الأمير لجمعية العلماء "بسرحد" بوفاة ولده الصغير المسمى ب "جميل الرحمٰن" الذى مات بالأمس' وبتنا الليلة فى منزل مولانا گل بادشاه

گرامی بھی 'الولد سولابیہ' کا صحیح مصداق ہے۔ آپ ایک ممتاز عالم دین، ایک محقق فقیہہ، ایک منفرد مصنف، ایک ماہر اُستاد اور ایک سلجھے ہوئے سیاست دان اور سینٹر، ایک حق گو، خطیب اور ایک سلیقہ شعار انشاء پرداز اور مجلّہ الحق کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی اولاد بھی انہی محاسن و اوصاف سے خوب خوب تہذیب یافتہ اور سرفراز ہے۔

حضرت مولانا سمیع الحق سینٹر کی زیرنگرانی اور مولانا راشد الحق سمیع کی زیرادارت ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک پاکستان کے ان چند منفردانہ خصوصیات کے حامل مجلّات میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں، جن کی دینی، علمی، ادبی اور سیاسی حیثیت پورے عالم اسلام میں مسلمہ ہے اور جس کے دینی، علمی، تاریخی اور سیاسی مضامین سے اُردو دان علماء و محققین خوب خوب استفادہ کررہے ہیں۔

اس وقیع مجلّہ الحق کے سالانہ شمارے میں اگرچہ کچھ سالوں سے اشاعت پذیر مضامین کا اشاریہ باالتزام شائع کیا جارہا ہے لیکن جدید تقاضوں اور لائبریری سائنس کے اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے علماءِ کرام، محققین اور طالبعلموں کیلئے ایک مفصل اور مکمل اشاریہ کی اشد ضرورت تھی۔ نصف صدی پر محیط مکمل اشاریہ مرتب کرنے کی سعادت، اللہ ربّ العزت نے نوجوان محقق اور اعلیٰ علمی و ادبی ذوق رکھنے والی شخصیت برادرِ مکرم جناب محمد شاہد حنیف صاحب (انچارج شعبۂ رسائل و جرائد، مجلس تحقیق اسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور) کے حصے میں ڈالی۔ جنھوں نے پوری دلچسپی اور عرق ریزی سے کام لیتے ہوئے مجلّہ الحق اکوڑہ خٹک کے ۴۵ سال پر محیط عظیم دینی، علمی اور اَدبی تحریری سرمائے کا جائزہ لے کر اسکا مکمل موضوع وار اور مصنف وار اشاریہ تیار کیا ہے۔ جو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجلّہ الحق میں اشاعت پذیر تمام مقالات و نگارشات اور دیگر لوازمے کا اس تحقیقی اور علمی ء انداز میں اشاریہ کا مکمل ہونا ایک ایسا تاریخی کارنامہ ہے جو تحقیقی، علمی دُنیا میں میں ہمیشہ تابندہ رہے گا۔ یہ اشاریہ نہ صرف جدید تقاضوں کے سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے، بلکہ اس سے قبل شائع شدہ کئی اشاریوں کی خوبیاں اور خامیوں کے سامنے رکھ مرتب کیا گیا ہے۔ اس اشاریے سے کسی بھی محقق کیلئے اپنے کسی بھی قسم کے "موضوع" کے بارے میں ماہنامہ الحق کے شائع شدہ لوازمے میں استفادہ نہایت آسان ہے۔ اس اشاریے میں دی گئی سہولیات' اس سے قبل کسی اشاریے میں نہیں دیکھی گئی۔

علاوہ ازیں جناب شاہد حنیف صاحب نے ماہنامہ محدث، ماہنامہ القاسم، ماہنامہ نقیب ختم نبوت، ماہنامہ لولاک، مجلّہ علوم القرآن، سہ ماہی صحیفہ، سہ ماہی اَدبیات، ماہنامہ ترجمان القرآن اور دیگر کئی رسائل کے اشاریے مرتب کیے ہیں۔ ابھی حال ہی میں سندھ یونیورسٹی نے انہی کا تیار کردہ ماہنامہ الرحیم رالولی کا اشاریہ شائع کیا ہے وہ بھی اُن کی قابلیت ومحنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مَیں ماہنامہ الحق کے اس عظیم اشاریے کی ترتیب و اشاعت پر مولانا سمیع الحق حفظہ اللہ، مولانا انوار الحق حفظہ اللہ، حافظ راشد الحق، مولانا ابراہیم فانی، محمد شاہد حنیف صاحبان اور ادارہ کے دیگر ارکانِ کرامی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اللہ ربّ العزت سے دُعا گو ہوں کہ وہ ان تمام افراد کی دینی، علمی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

پاسپورٹ کے حصول کے لئے تگ ودو برائے سفر دیوبند:

ثم بادرنا صباح الغد إلى مردان فلقينا بعض رفقاء نامنهم مولانا عبدالودود وغيرذلك وأتينا إلى محكمة القضاء "بمردان" وهناك يقضي الخصومات ويعرض للوكلاء والمحامين والقضاة (كچهري)فلاقيت الدكتور الوكيل اى المحامي مياں أمين الدين بتوسط والد الشيخ عبدالرؤف وكان كاتب للدكتور المذكور' وهو يصدق جوائز السفر إلى الهند وسائر الممالك فحصلت قراطيس جوائز السفرمن ڈی سی فرتبتها وضبطهّا بالمحرر (ٹائپسٹ) وقضيت الامور اللتي يتعلق بها ثم رجعت إلى اكورة بالا وتوبيس واسافر مرة اخرى بقراطيس وتصاوير لمصدقه الصاحب المذكور والله يرجى منه ان يسهل عليّ هذالامر بمنّه وفضله العظيمة الذاخرة۔ان التحقق بمركزنا الروحي والعلمي دارالعلوم ديوبند۔

۲۵رجنوری: أرسلت إلى الأخ العزيز عبدالشكور سلمه ابن الشيخ عبدالغفورؒ رسالة أوصيته بالصبر والاستقامة وطلبت منه أن يُرسل إليّ أحوال والده العظيم وسوانحه

- ذهبت مع السيد نوربادشاه صباحا إلى نوشهره ولحقت بدار المرافعات والقضاء (كچهرى) فأملأت اسم سيد نوربادشاه بقراطيس الضمانة بجوازالسفر ثم أعرضت القراطيس لحاكم المرافعات (اے سی) بواسطه دكتور اكبرشاه المقنن بدار المرافعات ' فصدقها وثبت الخاتم والإمضأات على التصاوير والقراطيس ثم ذهبت مع نوربادشاه الى بشاور فأقمنا فى منزل الشيخ الحاج كرم الهي حفظه الله وطلبنا بالهاتف السيد كريم المحرر فجاء فى الساعة الرابعة مساء فاعطتيه للتصديق وهو يصله الى حاكم بساپورت هكذا فرغت من الامور التى يتعلق بى ثم التمام والفوز من الله تعالىٰ ونسئل منه النجاح والهداية بتنا فى بيت حاجي كرم الهي ثم ذهبت يوم الاربعا ۲۹ يونيو الى محطة راديو فى البشاور ولقيت مع الاستاد عبدالودد والإستاد صاحب مخزن الادويات فى مردان كانوا متعلمين فى الدارالعلوم

- ثم ذهبت الى الكلية الاسلامية (اسلاميه كالج) ولقيت هناك اخواني محمود الحق وعبيد الرحمان ابن الخال الشيخ عبدالحنان الجهانگيروى بعد مكث الساعتين رجعت إلى البلدة مساءً

۲۹رجنوری: ماموں عبدالجمیل کو خط ارسال کیا۔محمد تقی صدیقی' نائب صدر جمعیۃ العلماء بمبئی اسٹیٹ کو رسالہ زجر الطامعین و دروع العارفین اور مدارس کمیشن کے متعلق خط بھیجا۔

متفرقات:

۲۹رجنوری: دارالعلوم کی تعمیری کمیٹی کا اجلاس دارالشوریٰ میں منعقد ہوا۔اجلاس میں تعمیر دارالاقامہ اور

حصول سرمایہ (وسائل) وغیرہ امور زیر بحث آئے' پھر ظہر کے بعد اس سلسلہ میں ایک وفد جہانگیرہ روانہ ہوا۔

یکم فروری مصر وشام کے الحاق کا فیصلہ ہوا دونوں ملکوں کا نام متحدہ عرب جمہوریہ رکھا گیا۔ اوراس طرح صفحہ عالم پر ایک نیا ملک معرض وجود میں آیا۔ پانچ فروری کو اس معاہدہ کی توثیق کی گئی۔

۳۱ جنوری: مجلس مشاورت (تعمیری کمیٹی) دارالعلوم حقانیہ کا تعزیتی قرارداد بروفات شیخ الاسلام مدنی اوراجلاس کی مفصل کاروائی الجمعیۃ میں شائع ہوئی۔

ایک مسیحی کا والد مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا:

۳۱ جنوری: تشرف مسیحی بالا سلام وألقیٰ علیه الوالد مدظله کلمة الشهادة فی حضور الناس قبل خطبة الجمعة والمسجد حسب العادة مملوء من الناس وسمّاه فضل الرحمن وکان اسمه الجاهلی مسیح صادق وطلب عن الناس إعانته وتألیف قلبه' وکان منظراً عجیباً یدمع به العیون وقال له الوالد انت من هذا الیوم أخونا ' ولیس فی الاسلام امتیاز الفرق وألرتبة والمسلمون کلهم إخوة و إن اکرمنا عندالله اتقانا' وانت تساوی امیر المسلمین لیس بینه وبینك فرق حسب الإ نسانیة ولك ان تقوم فی الصف الأولیٰ تمس کتفك کتف أمیرا لمومنین۔

والد ماجد کی صدارت میں نوشہرہ میں ردِ قادیانیت کا جلسہ اور مولانا لال حسین اختر کا خطاب:

یکم فروری: ارتحلنا فی القطار فی الساعة الثامنة عشاء الی "نوشهرة" لحفلة تنعقد فی المسجد الجامع تحت "ادارة تحفظ ختم نبوت" هناك انعقد اجتماعا عظیما تحت اشراف الوالد و رئاسة۔ القیٰ صاحب السماحة "مولانا لال حسین اختر" رئیس المبلغین لمجلس تحفظ ختم نبوة خطابا بسیطا' طویلاً بلیغاً ردّ فیها الفرقة الطاغیة "المرزائیة " قبحّها الله ردا بلیغاً وکذلك نقد جماعة المودودی وعرض علی الناس بعض عبارات من کتب المودودی ' رجعنا صباحا ولحقنا بدرس الترمذی مع زمیلی عزیز الرحمٰن الحیدری

۱۹ رفروری: مولانا تقویم الحق مردان کالج اور برادرم عبداللہ کاکاخیل کے خطوط موصول ہوئے اور جوابات بھی دیئے گئے۔ ☆ ماہنامہ دارالعلوم موصول ہوا۔ تعزیتی پیغامات' مراثی اور مضامین "شیخ مدنی" سے مزین ہے۔

عبدالحمید صاحب شیدو کی وفات پر تعزیت:

۳ رفروری: ذهبت الی عزاء الاستاذ عبدالحمید المرحوم الی شیدو وکان رحمه الله من اقارب والدتی (بنی الاخوالی) مات بالامس وعزیت ا بناء ه سلطان محمود وغلام فاروق واخوانه عبدالغفور وغیرهم

ثم عدت بعد ساعتین برفاقة اخی سعید الرحمن

۲۰رفروری: مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خط میرے نام موصول ہوا کہ میں بھارت سے واپس آ گیا ہوں اور جمعیۃ الطلبہ کے اجلاس میں شرکت کروں گا۔ مولانا غلام اللہ خان نے بھی ان شاء اللہ شرکت کا وعدہ کیا ہے۔

جمعیۃ الطلبہ حقانیہ کا سالانہ اجلاس:

اتوار۲۳رفروری: جمعیۃ الطلباء حقانیہ کا شاندار اجلاس اتوار کو شروع ہوا اور بروز پیر ۲۴رفروری ۲ بجے ظہر کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ لوگوں کی کثرت' فرط شوق سامعین' انشراح قلب وسکون وطمانیت' حضرات اکابر علماء اور جمعیۃ کی تنظیم وتنسیق کے سلسلہ میں یہ اجلاس اپنی نظیر آپ تھا۔ شام کے بعد پشتو ادبی ٹولنہ کے زیر اہتمام مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ممتاز شعراء نے دارالعلوم بانی دارالعلوم اور دیگر متعلقین کے بارے میں اپنے اپنے کلام میں خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا عبدالحنان ہزاروی اور مولانا غلام اللہ خان وغیرہ کی تقریریں:

عشاء کے بعد مولانا عبدالحنان ہزاروی نے مولانا آزادؒ اور مولانا مدنیؒ کے بارے میں رقت آمیز انداز میں تعزیتی تقریر فرمائی۔ اجلاس میں خطبہ استقبالیہ اور رپورٹ بھی سنائی گئی۔ رپورٹ کے بعد میری طرف سے ایک تعزیتی قرارداد حضرت شیخ مدنیؒ اور مولانا آزاد کی رحلت پر پیش کی گئی۔

اس کے بعد مولانا محمد مسکین اور مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی نے علم پرور تقریریں کیں۔ دن کو مولانا قاری محمد امین' مولانا عبدالہادی شاہ منصوری اور اراکین جمعیۃ العلماء کی تقریریں ہوئیں۔ یہ اجلاس جمعیۃ کی تاریخ کا انوکھا اجلاس ہے۔ رات کو مولانا عبدالحنان کی کرم فرمائی سے مجھے الجمعیۃ کا عظیم ''شیخ الاسلام نمبر'' دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اختتام جلسہ پر ۲ بجے سے ۴ بجے تک سرسری مطالعہ کرتا رہا۔ علوم ومعارف کے اس گنجینے کا ہر ہر سطر حرز جان اور متاع حیات ہے۔ آج کی شب برادرم عبداللہ کاکاخیل صاحب سے بھی کافی گفتگو ہوئی۔ مولانا آزادؒ کے غم کو ہل کر منایا' اس پر تقریروں' دعاؤں' تذکروں اور اشکباریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اب ان لوگوں کا تذکرہ ہی باعث تقویت وسکون واطمینان ہوتا ہے۔

۲۶رفروری: والد ماجد کے نام مولانا اسعد مدنی فرزند حضرت مدنیؒ نے دیوبند سے الجمعیۃ کا ''شیخ الاسلام نمبر'' بھیجا۔

- والد صاحب کھڈی تحصیل چارسدہ مولانا عزیز الرحمٰن کی والدہ کے تعزیت سے واپس ہوئے۔

۲رمارچ: برادرم سید عبداللہ کاکاخیل کا مکتوب بسلسلہ دعوت شادی بتاریخ ۵ مارچ ملا۔

۶رمارچ: برادرم عبداللہ کاکاخیل کی شادی میں شرکت کے لئے زیارت کاکا صاحب گیا۔ جہاں ممتاز علماء کرام خصوصاً مولانا عزیر گل اسیر مالٹا کی مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

امتحانات کی تکمیل اور ترمذی شریف کا آخری درس

۷/مارچ: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات ختم ہوگئے جو کہ ۲۴ فروری کو شروع ہوئے تھے' درجہ تجوید کا امتحان قاری محمد امین صاحب نے لیا۔ ۷۰ کتابوں کا امتحان لیا گیا۔

بعد نماز جمعہ ترمذی شریف ج اول کا آخری درس حضرت قبلہ وکعبہ شیخی واستاذی ووالدی الکریم ادام اللہ برکاتہ نے ہمیں دے کر تکمیل فرمائی۔ وکان ذلك بفضل الله العلى العظيم ان يوفق هذا العبد المذنب الحقير الافقر الملوث بالذنوب والاثام سماع حديث سيد الانام حبيبه عليه الصلوة والسلام

اللہ تعالیٰ میرے استاد اور مربی حضرت والد ماجد اور شیخ الشیخ شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ اور دیگر شیوخ واساتذہ خصوصاً مصنف علام امام ترمذیؒ کو مقامات قرب اور اعلیٰ درجات پر فائز کردے آمین اور ہم کو مشکوۃ نبوت کی روشنی سے مستفید فرمائے۔ امین یا الٰہ العالمین

۱۱/مارچ: درس بخاری شریف کی اختتامی تقریب کی کاروائی برادرم سید شیر علی شاہ نے خدام الدین اور الجمعیۃ کو ارسال کردی۔

مولانا عبدالغفور عباسی کی دارالعلوم آمد کی وجہ سے مولانا سعید الرحمٰن کی شادی میں شرکت سے معذوری:

۱۳/مارچ: صدیق مکرم برادر عزیز محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب بہبودی کی شادی خانہ آبادی اللہ تعالیٰ سرور و کامیابی' فراغت واطمینان کا باعث اور موجب ترقی دارین بنا کردے آمین۔ بندہ مشاغلِ آمد مولانا عبدالغفور عباسی المدنی مدظلہ کی وجہ سے شرکت کرنے سے معذور رہا۔ مولانا عباسی مدنی کل دارالعلوم تشریف لا رہے ہیں۔ ان کیلئے احقر نے سپاس نامہ تیار کیا ہے۔

۱۴/مارچ: حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر منتخب کئے گئے۔ اس کا اعلان مولانا حفظ الرحمٰن نے ۱۴/مارچ کے سرکلر میں کیا۔

- آج ترمذی شریف کا امتحانی پرچہ ہوا۔

سفر بہبودی مولانا عبدالرحمان کاملپوری کے توجہات:

۱۶/مارچ: آج برادرم سعید الرحمٰن کی شادی کی مبارکباد کے لئے شام کو بہبودی پہنچا۔ رات دیر تک گفتگو کا دور چلتا رہا۔ ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ کی توجہات بھی حاصل ہوتی رہیں۔ اگلے دن ۱۲ بجے جہانگیرہ آیا۔ رات یہیں قیام کیا اور پھر منگل کو اکوڑہ واپسی ہوئی۔ اور پھر برادرم قاضی عطاء الرحمٰن کے ساتھ بدرشی شیر افضل خان صاحب سے ملنے گیا' امان گڑھ ٹکسٹائل ملز کا معائنہ بھی کیا' شام کو واپسی ہوئی۔